آئے دن مارشل لاء ریگولیشن نافذ کر رہی ہے اگر چاہے تو تمام غیر شرعی قوانین ناجائز رسم و رواج اور ان صریح منکرات کو بھی یک لخت روک سکتی ہے، مگر اس کے لئے اہم ضرورت مومنانہ جرأت بلند حوصلہ اور مضبوط قوت عمل کی ہے۔ کاغذی سطح پر بیانات سے نظریاتی سرحدات کی حفاظت مشکل ہے۔ تبلیغ و تلقین بجائے خود کتنی بھی اہم اور قابل تعریف کیوں نہ ہو مگر صرف اسی پر اکتفاء کرنا بے بسوں کا کام ہے، قوت اور اقتدار رکھنے والے اور بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ جاں بلب مریض کو لمبا چوڑا نسخہ بتلانے کے علاوہ علاج معالجہ اور کڑوی سے کڑوی دوا پلانے کی بھی ضرورت ہے۔ جب مرض معلوم ہے اور دوا بھی ایسی موجود ہے جو اکسیر حیات ہے تو آیئے اور مومنانہ عزم ہمت کے ساتھ یہ دوا قوم کے گلے میں اتار دیجئے۔ اگر صدر صاحب نے عملاً ایسا کیا تو پوری قوم ان کی اس مسیحائی کو یاد رکھے گی، اس ملک کو آئے دن کے عطائی حکیموں سے بچانا اور حالت نزع سے نکالنا اگر مقصود ہے تو دینی اقدار اور تعلیمات نبویہ اجاگر کرنے کیلئے عملی اقدامات کی فوری ضرورت ہے۔

یہاں ایک اہم اور نازک فریضہ علماء حق کا بھی ہے ان کا مقام اور مرتبہ اس بات کا متقاضی ہے کہ وہ امر بالمعروف دینی اقدار کے فروغ اور بحالی کے لئے جدوجہد اور منکرات و قبائح پر نفرین سے کسی بھی لحظہ دریغ نہ کریں، مارشل لاء ہو یا عوامی حکومت صدارتی نظام ہو یا پارلیمانی نظام انہیں ہر حال میں کتاب و سنت کی حاکمیت اور غیر شرعی امور کی قلع قمع کے لئے برسرپیکار رہنا ہے۔ اگر حالات کی نزاکت اور وقت سے مصلحت سے ان کے قدم ذرا بھی ڈگمگا جائیں تو ان کی حیثیت وراثت نبوت کی نہیں، بلکہ بدترین خلائق ہوگی ہمیں خوشی ہے کہ ہمارے علماء کرام اپنے فریضہ سے غافل نہیں ہیں لیکن حالات کی نزاکت زیادہ جوش اور ولولہ، انفرادی اور اجتماعی سطح پر زیادہ جذبۂ عمل اور جانفشانی کا تقاضا کر رہی ہے، اور اصلاح احوال کیلئے سیاسی بنیادوں سے زیادہ خالص دینی وفکری بنیادوں پر کام کی ضرورت ہے۔

اس وقت دنیا کے مسلمان عید میلاد النبی منا رہے ہیں، اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبوت و رسالت کا کوئی بھی واضح یا مبہم دعویٰ تسلیم کرنے کیلئے ہم قطعاً تیار نہیں ہیں جیسا کہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے، تو اس طرح ہم خود بخود قیامت تک حضورؐ کی تعلیمات مقدسہ اور سیرت مطہرہ کی اہمیت اور ضرورت پر بھی مہر لگا لیتے ہیں حضورؐ کے بعد ہر مدعی نبوت کذاب اور دجال ہے تو اس سے یہ لازم ہو جاتا ہے کہ آج کی پر ظلمت دنیا کی روشنی اور ہدایت بھی حضور اقدسؐ کے

قول و عمل اور اخلاق و کردار سے ہی ہو سکتی ہے، جسے ہم سیرت کا نام دیتے ہیں۔ مگر کیا یہ حق صرف دو چار دن کے جلسے جلوسوں، چراغاں اور آرائشی دروازوں سے ادا ہو جاتا ہے، افسوس کہ عمل اور کردار سے عاری قوموں کیطرح مسلمان بھی صرف ان ظاہری اور رسمی رسومات میں اپنے لئے سامانِ تسکین ڈھونڈھ رہے ہیں حضورؐ کی اصل یادتو یہی تھی کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ہر عمل اور ہر سانس سیرت کا عملی نمونہ بن جاتا۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو ہزار بار ہم اپنی آبادیوں کی ہر اینٹ کو چراغاں سے روشن کیوں نہ کر دیں ہمارے قلوب سیاہ اور عمل و کردار کی دنیا اجڑی رہے گی۔ اس وقت جبکہ جاہلیت کا عفریت عالمی پیمانہ پر پوری انسانیت کو کو ہڑپ کرنا چاہتا ہے، دنیا تباہی کے دہانہ پر کھڑی ہے۔ انسانی قدریں پامال ہو کر اس کی جگہ حیوانی اقدار لے رہی ہیں۔ پوری انسانیت خدا فراموشی، وحشت اور بربریت کے پنجہ میں ہے، اور نتیجہ بھی عالمی پیمانہ پر ظلم و استبداد، بے چینی اور اضطراب کی صورت میں ہمارے سامنے آرہا ہے، ایسے وقت میں حضور انورؐ کی سیرت مطہرہ معلوم کرنے، اس پر عمل پیرا ہونے اور دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ بن کر دعوت دینے، الغرض اسے چاند کی روشنی، سورج کی تپش، دریاؤں کی سخاوت اور ہواؤں کی روانی سے زیادہ عام کرنے کی جتنی ضرورت ہے۔ اس سے قبل تاریخ کے کسی دور میں بھی اتنی نہ رہی ہوگی۔ ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی یہ دنیا حضورؐ کی روشن اور بے داغ زندگی ہر لحاظ سے کامل اور جامع اسوۂ حسنہ اور فطرت سے ہمکنار تعلیمات ہی کے ذریعہ روشنیوں سے جگمگا سکتی ہے۔ ہمارے مرض کا علاج سیرت نبوی میں ہے۔ اور ہماری دین و دنیا کی سرخروئی کا راز حضورؐ کی اتباع اور پیروی سے وابستہ ہے۔ اگر ہمیں امن و سلامتی سے مالا مال حیاتِ جاوداں درکار ہے تو آئیے نئے ولولہ، نئے عزم اور نئے جوشِ ایمانی سے سرشار ہو کر اس رحمتِ کائنات علیہ السلام کیطرف پلٹ جائیں۔ جس نے غبارِ راہ کو فروغِ وادیٔ سینا عطا فرمایا۔ مظلوم و مقہور انسانیت کو ہم دوشِ ثریا کر دیا۔ اور مخلوق کی بندگی اور پرستش جیسی ذلتوں سے اٹھا کر ایک خالقِ حقیقی کی بندگی کے طریقے بتلا دیے، اور ہمارے لئے حق و باطل کے درمیان ایک ایسی سرحد کھڑی کر دی جسے قیامت تک کوئی دجال اور کذاب پھاند نہیں سکے گا۔

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست	اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

حق و صداقت کے اس آخری پیغمبر، ابدی صداقتوں کے امین، کائنات کی آبرو اور عالم کی جان پر لاکھ لاکھ صلوٰۃ و سلام ہو۔

محمد عربی کہ آبروئے ہر دو سرا است	کسے کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق
۱۲ ربیع الاول